ھدایۃ النحو نوٹس

جامعۃ المدینہ

ڈیرہ مراد جمالی

ابو معاویہ رحمت اللہ مدنی

موبائل نمبر 03483652396

طالب دعا محمد نواز عطاری

س: کلمے کی تین اقسام میں منحصر ہونے کی وجہ بتائیں

ج: کلمے کی تین اقسام میں منحصر ہونے کی وجہ یہ ہے
کیونکہ کلمہ دلالت نہیں کرے گا کسی معنی پر خود بخود
اور وہ حرف ہے یا دلالت کرے گا کسی معنی پر خود بخود
اور اسکا معنی تینوں زمانوں میں کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا
ہو وہ فعل ہے یا دلالت کرے گا کسی معنی پر خود بخود
اور اسکا معنی تینوں زمانوں میں کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا
نہیں ہو گا اور وہ اسم ہے

س: اسم کی تعریف بیان کریں اور اسکی وجہ تسمیہ لکھیں

ج: اسم کی تعریف :
کلمۃ تدل علی معنیً فی نفسھا غیر مقترن باحد الازمنۃ
الثلاثۃ الماضی والحال والاستقبال
ایسا کلمہ جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور تینوں زمانوں
میں کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو یعنی ماضی حال استقبال

وجہ تسمیہ :
اسم کو کہا جاتا ہے اسکے دونوں قسموں پر بلند
ہونے کی وجہ سے نہ کہ معنی پر علامت ہونے کی وجہ سے

س	اسم کی علامت بیان کریں نیز اخبار عنہ سے کیا مراد ہے
ج	اسم کی علامت درج ذیل ہیں
	① اسکے بارے میں خبر دینا درست ہو جیسے (زید قائم)
	② اضافت کا ہونا جیسے (غلام زید)
	3 الف لام کا ہونا جیسے (الرجل)
	4. کسرہ اور تنوین کا ہونا جیسے (بزید، رجل)
	6. تثنیہ کا ہونا جیسے (رجلان)
	7. جمع کا ہونا جیسے (زیدون)
	8. صفت کا ہونا جیسے (رجل عالم)
	9. التصغیر کا ہونا جیسے (رُجَیل)
	10. نداء کا ہونا جیسے (یا رجل)
	(اخبار عنہ سے کیا مراد ہے)
	اخبار عنہ سے مراد کہ وہ محکوم علیہ ہو فاعل مفعول مبتداء ہونے کی وجہ سے
س 4	فعل کی تعریف نیز وجہ تسمیہ لکھیں ؟
ج	کلمۃ تدل علی معنی فی نفسہا بل تدل علی معنیٰ فی دلالۃ مقترنۃ بزمان ذالک المعنیٰ
	ایسا کلمہ جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے ایسی دلالت جو ملی ہوئی ہو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ

(وجہ تسمیہ)

فعل کو فعل اسکے اصل نام کی وجہ سے کہا جاتا ہے جو کہ مصدر ہے کیونکہ مصدر ہی فاعل کا فعل ہے حقیقتاً

س: فعل کی علامتیں بیان کریں نیز اخبار بہ کا معنی بیان کریں

ج: فعل کی علامت:

1. اسکے بارے میں خبر دینا درست ہو نہ کہ اسکے بارے میں
2. قد کا ہونا جیسے (قد ضرب)
3. سین کا ہونا جیسے (سیعلم)
4. سوف کا داخل ہونا جیسے (سوف یعلمون)
5. جزم کا ہونا جیسے (لم یضرب)
6. ماضی کا ہونا جیسے (ضرب)
7. مضارع کا ہونا جیسے (یضرب)
8. امر کا ہونا جیسے (اضرب)
9. نہی کا ہونا جیسے (لا یضرب)
10. ضمیر مرفوع بارز کا ہونا جیسے (ضربت)
11. تائے تانیث ساکنہ کا ہونا جیسے (ضربتْ)
12. نون تاکید کا ہونا جیسے (لیضربن)

(اخبار بہ کا معنی)

اسکے ساتھ خبر دینا درست ہو سے مراد کہ ہو محکوم بہ

س6 حرف کی تعریف، اسکی علامت، فوائد، وجہ تسمیہ

تعریف :-

کلمۃ لا تدل علی معنی فی نفسھا بل تدل علی معنیً فی غیرھا

ایسا کلمہ ~~جو دلالت~~ جو اپنے معنی پر دلالت نہ کرے بلکہ اپنے غیر کے معنی پر دلالت کرے

علامت :

نہ اسکے ساتھ خبر دینا درست نہ اسکے بارے میں حرف اسم اور فعل کی علامتوں کو قبول نہیں کرتا

حرف کے فوائد :

کلام عرب میں حرف کے کئی فوائد ہیں

دو اسموں کو ملانا (زید فی الدار)

دو فعلوں کو ملانا (اردت ان تضرب)

اسم اور فعل کو ملانا (ضربت بالخشبۃ)

دو جملوں کو ملانا (ان جاءنی زید اکرمتہ)

اسکے علاوہ بھی حرف کے کئی فوائد ہیں

وجہ تسمیہ :

حرف کو حرف کلام عرب میں اسکے حرف یعنی کنارے

میں واقع ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ چونکہ حرف
کلام میں منسوب بالذات نہیں ہوتا یعنی مسند اور مسند الیہ
نہیں ہوتا

س7 ~~اسم معرب آنے اعراب کی مثالوں کے ساتھ واضح کریں~~
کلام کی تعریف اور اسناد کی تعریف کریں
کلام: لفظ تضمن کلمتین بالاسناد
ایسا لفظ جو اسناد کے ذریعے دو کلموں پر مشتمل
ہو
اسناد: نسبۃ احدی الکلمتین الی الاخری بحیث المخاطب
فائدۃ تامۃ یصح السکوت علیھا
دو کلموں میں سے ایک کی نسبت دوسرے کی طرف کی کرنا
اس حیثیت سے کہ مخاطب کو ایسا فائدہ تامہ دے۔ جس پر سکوت
درست ہو

س8 کلام کے حاصل ہونے کی صورتیں بیان کریں
ج کلام صرف دو صورتوں سے حاصل ہوتا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں
جب دونوں کلمے اسم ہوں (قام زید) اسے جملہ اسمیہ کہتے
ہیں
جب دونوں کلمے فعل ہو (قام زید) اسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں
کلام کیلئے مسند اور مسند الیہ کا ہونا ضروری ہے

مسند اور مسند الیہ ایک ساتھ صرف ان دو صورتوں میں پائے جاتے

س اسم معرب کی تعریف اور حکم بیان کریں

ج تعریف:

وھو کل اسم رکب مع غیرہ ولا یشبہ مبنی الاصل

وہ اسم جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو مبنی الاصل کے

مشابہ نہ ہو

حکم: اس کا آخر عامل کے بدلنے کے ساتھ بدل جاتا ہے

چاہے اختلاف لفظی ہو یا اختلاف تقدیری جیسے

(جاءنی زیدٌ رأیت زیداً مررت بزیدٍ)

(جاءنی موسیٰ رأیت موسیٰ مررت بموسیٰ)

س اعراب، عامل، اور محل اعراب کی تعریف بیان کریں

ج اعراب: ما بہ یختلف آخر المعرب

عامل: العامل ما بہ رفع اور نصب او جر

محل اعراب: محل الاعراب من الاسم ھو حرف الاخیر

مثال القلم

س اسم معرب کے اعراب کی اقسام مثالوں سے واضح کریں

ج اسم معرب کے اعراب کی (۹) قسمیں ہیں

1 جسکی حالت رفعی ضمہ سے حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جری کسرہ سے اور یہ اعراب مفرد منصرف ہے، جار مجرور اور جمع مکسر منصرف میں پایا جاتا ہے جیسے:

(جاءنی زید و دلو و رجال)

(رأیت زید و دلو و رجال)

(مررت بزید و دلو و رجال)

2 اسکی حالت رفعی ضمہ سے حالت نصبی و جری کسرہ سے آتی ہے اور یہ اعراب خاص ہے جمع مونث سالم کے ساتھ جیسے

ھن مسلمات رأیت مسلمات مررت بمسلمات

.3 وہ اعراب جسکی حالت رفعی ضمہ سے حالت نصبی و جری فتحہ سے آتی ہے اور یہ خاص ہے غیر منصرف کے ساتھ جیسے

جاءنی عمر رأیت عمر مررت بعمر

.4 جسکی حالت رفعی واؤ سے حالت نصبی الف سے حالت جری یاء سے آتی ہے اور یہ اعراب خاص ہے اسمائے ستہ مکبرہ کے ساتھ جو واحد ہیں اور یاء متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں جیسے

جاءنی اخوک، رأیت اخاک مررت باخیک

5 جسکی حالت رفعی الف کے ساتھ نصبی وجری یاء ساکن ماقبل مفتوح کے ساتھ آتی ہے اور یہ خاص ہے تثنیہ کے ساتھ اثنان اور اثنتان کے ساتھ اور اس کل کلی طرف جو ضمیر کی طرف مضاف ہو جیسے

جاءنی رجلان کلاھما اثنان واثنتان
رأیت رجلین کلیھما واثنین واثنتین
مررت برجلین کلیھما واثنین واثنتین

6 جسکی حالت رفعی واؤ ماقبل مضموم سے اور حالت نصبی وجری یاء ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے ~~اور~~ یہ خاص ہے جمع مذکر سالم کے ساتھ جیسے

جاءنی مسلمون وعشرون واولو مال
رأیت مسلمین وعشرین واولی مال
مررت بمسلمین وعشرین واولی مال

اور تم یہ جان لو کہ تثنیہ کا نون مکسور ہوتا ہے اور جمع مذکر سالم کا نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے

7 وہ جسکی حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالت جری تقدیری فتحہ سے آتی ہے اور یہ اعراب خاص ہے اسم مقصور اور اس مضاف کے ساتھ جو یائے متکلم کی طرف ہو جمع مذکر سالم کے علاوہ جیسے

جاءنی مسلمی ، رأیت مسلمی مررت بمسلمی

8 وہ جس کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے حالت جری تقدیری کسرہ سے حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور یہ اعراب خاص ہے اسم منقوص کے ساتھ جیسے

جاءنی القاضی، رأیت القاضی، مررت بالقاضی

9 وہ جس کی حالت رفعی تقدیری واؤ سے حالت نصبی و جری یاء لفظی سے آتی ہے اور یہ اعراب خاص ہے اس جمع مذکر سالم کے ساتھ جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے

جاءنی مسلمیّ، رأیت مسلمیّ، مررت بمسلمیّ

س مفرد منصرف صحیح، جار مجری صحیح، اسم مقصور اور اسم منقوص کی تعریف۔

ج مفرد منصرف صحیح: ما لا یکون فی آخرہ حرفا علۃ

جار مجری صحیح: ما یکون فی آخرہ واو او یاء ما قبلہا ساکن

اسم مقصور: وھو ما فی آخرہ الف مقصورۃ

اسم منقوص: وھو ما فی آخرہ یاء ما قبلہا مکسور

س مسلمیّ کی صرفی تحقیق بیان کریں

ج مسلمیّ اصل میں مسلمونی تھا پھر اضافت کی وجہ سے نون گر گیا پھر مسلموی باقی رہ گیا پھر واؤ اور یاء جمع ہوئے انکا پہلا ساکن تو واؤ کو یاء سے بدل دیا پھر یاء کو یاء میں ادغام کیا اور یاء کی مناسبت سے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو مسلمیّ ہو گیا

س: اسم متصرف کی تعریف اور حکم مثال کے ساتھ لکھیں

ج: وهو ما ليس فيه سببان او واحد يقوم مقامهما من الاسباب التسعة

وہ اسم جس میں دو سبب یا ایک ایسا سبب نہ ہو جو اسباب تسعہ میں سے دو کے قائم مقام ہو

حکم: اس پر تینوں حرکتیں تینوں کے ساتھ آجاتی ہیں جیسے جاءنی زیدٌ، رأیتُ زیدًا، مررتُ بزیدٍ

س: غیر منصرف کی تعریف، حکم اور اسباب بیان کریں

ج: تعریف: وهو ما فيه سببان او واحد يقوم مقامهما من الاسباب التسعة

وہ اسم جس میں سبب ہوں یا ایک ایسا سبب ہو جو دو کے قائم مقام ہو

حکم:

غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی اور جر کی جگہ ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے

جاءنی احمدُ رأیتُ احمدَ مررتُ باحمدَ

اسباب

غیر منصرف کے 9 اسباب ہیں۔

1. عدل 2. وصف 3. تانیث
4. معرفہ 5. عجمہ 6. جمع
7. ترکیب 8. الف نون زائدتان کا ہونا 9. وزن فعل

س: عدل کی تعریف مع اقسام وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

تعریف:

ھو تغییر اللفظ من صیغتہ الاصلیۃ الی صیغۃ اخری تحقیقا او تقدیرا

جس لفظ کو اسکے اصلی صیغہ سے دوسرے صیغے کی طرف پھیرا جائے تحقیقا او تقدیرا

اقسام:

اسکی دو قسمیں ہیں

عدل تحقیقی ، عدل تقدیری

وضاحت:

عدل وزن فعل کے ساتھ کبھی بھی جمع نہیں ہوتا کیونکہ عدل کے اوزان چھ ہیں اور ان میں سے کوئی بھی وزن فعل میں سے نہیں ہے اور عدل علمیت و وصفیت کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے جیسے عُمَرُ زُفَرُ اور مثل ثُلاثَ ، مَثلَثَ

س: وصفیت کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط بتائیں

ج: وصف اس اسم کو کہتے ہیں جو مبہم ذات پر دلالت کرے اور اسکی بعض صفات سے بیان کیا گیا ہو اور وصف علم کے ساتھ کبھی جمع نہیں ہوتا کیونکہ علم اور وصف دونوں ضد ہیں اس لیے کہ وصف ___ چاہتا ہے

وصف ہو جیسے لفظ اسود اور ارقم غیر منصرف ہیں اگرچہ
دونوں سانپ کے نام ہیں کیونکہ اصل میں ان دونوں کو
وصف کے معنیٰ کیلئے واقع کیا گیا تھا اربع مررت بنسوۃ
اربع منصرف ہے حالانکہ اس میں وصفیت اور ان فعل پایا جارہا
ہے اس لیے منصرف ہے کہ اسکو اصل میں وصفیت کیلئے وضع
نہیں کیا گیا تھا

س تانیث کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط بیان کریں
ج تانیث تین طرح کے ہوتے ہیں
تانیث بالتاء، مونث معنوی اور تانیث بالالف
تانیث بالتاء کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ
علم ہو جیسے طلحۃ اور مونث معنوی کیلئے شرط یہ ہے کہ
وہ علم ہو اور تین حرف سے زیادہ ہو جیسے زینب اور اگر
تین حرف ہو تو درمیان والا متحرک ہو جیسے سقر اور اگر
درمیان والا ساکن ہو اور وہ اسم غیر عجمی ہو تو اسکو
منصرف اور غیر منصرف دونوں پڑھنا جائز ہے جیسے ھند
اور تانیث بالف چاہے الف ممدودہ ہو یا الف مقصورہ ہمیشہ
غیر منصرف ہوتے ہیں کیونکہ تانیث بالالف دو سببوں کے قائم
ہے ایک اسکا تانیث ہوتا ہے دوسرا تانیث کو لازم ہوتا ہے

س: عجمی کے غیر منصرف ہونے کی شرائط بتائیں

ج: عجمی اس اسم کو کہتے ہیں جسکو غیر عربی نے وضع کیا ہو۔ عجمی کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے شرط ہے کہ وہ عجمی میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو جیسے ابراہیم اور اگر تین حرفی ہو تو ضروری ہے کہ درمیان والا متحرک ہو جیسے شَتَر، تو لفظ لُجام منصرف ہے علم نہ ہونے کی وجہ سے اور نوح منصرف ہے درمیان والا ساکن ہونے کی وجہ سے

س: جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط بتائیں کہ یہ غیر منصرف کیوں ہے

ج: جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ منتہی الجموع کے صیغے پر ہو منتہی الجموع کا صیغہ یہ کہ الف جمع کے بعد دو حرف ہوں جیسے مساجد یا ایک حرف مشدد ہوں جیسے دوابّ یا تین حرف ہو انکا درمیان والا ساکن ہو اور ہاء کو قبول نہ کرے جیسے مصابیح تو فرازنۃ یا قلعۃ اور فرازنۃ منصرف ہیں کیونکہ یہ دونوں ہاء کو قبول کرتے ہیں۔ جمع بھی دو سببوں کے قائم مقام ہوتا ہے جمع ہونے اور جمع کو لازم ہونے کی وجہ سے یعنی اس سے مزید آگے جمع ممکن نہیں بنائی جا سکتی گویا کہ یہ دو مرتبہ جمع بنائی گئی ہے

س — ترکیب اور الف نون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط بتائیں

ج — ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے شرط یہ ہے کہ علم ہو بغیر اضافت اور اسناد کے جیسے بعلبک

الف نون زائدتان اگر اسم میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو جیسے عمران عثمان لہذا سعدان جو کہ جڑی بوٹی کا نام ہے منصرف ہے علم نہ ہونے کی وجہ سے اور اگر الف نون زائدتان صفت میں ہو تو شرط یہ ہے کہ اسکی مؤنث فعلانۃ کے وزن پر نہ ہو جیسے سکران لہذا ندمان منصرف ہے کیونکہ اسکی مؤنث ندمانۃ آتی ہے

س — وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے شرط بتائیں

ج — وزن فعل کے غیر منصرف بننے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہو اور نہ پایا جائے اسم میں مگر فعل سے منقول ہو کر جیسے شمّر اور ضرّب اور اگر وہ وزن فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسکے شروع میں علامت مضارع سے کوئی ایک ہو اور اس پر تاء داخل نہ ہو سکے جیسے احمد یشکر تغلب نرجس لہذا یعمل منصرف ہے کیونکہ اس پر تاء داخل ہوتی ہے جیسے ناقۃ یعملۃ

س اعلم ان کل ما شرط فیہ العلمیۃ او لم یشترط فیہ ذالک اذا نکر صرفا عبارت بالا کی وضاحت فرمائیں

ج وہ اسباب جن میں علم ہونا شرط ہے جیسے مونث بالتاء، مونث معنوی، عجمی، ترکیب اور وہ اسم جس میں الف اور نون زائدتان ہو یا جن میں علم ہونا شرط نہیں ہے اور وہ علم کے ساتھ ہی آئے ہیں جیسے وزن فعل وغیرہ تو جب انکو نکرہ بنادیا جائے تو منصرف ہو جائیں گے پہلی قسم والے اس لیئے وہ اسم بغیر کسی اسم کے پایا جائے گا اور دوسری قسم میں صرف ایک قسم پایا جائے گا اور غیر منصرف بننے کیلئے ضروری ہے کہ دو سبب ہوں یا ایک ایسا سبب ہو جو دو کے قائم مقام ہو جیسے: قام عمرو وعمر اخ

س اسمائے مرفوعات کتنے اور کونسے ہیں؟

ج اسمائے مرفوعات آٹھ ہیں

فاعل مفعول مالم یسم فاعلہ مبتداء

خبر ان اور اسکے ہم شکل کی خبر کان اور اسکے ہم شکل کا اسم

ما اور لا مشابہ بلیس کا اسم لائے نفی جنس کی خبر

س فاعل کی تعریف لکھیں

ج کل اسم قبلہ فعل اور صفۃ اسند الیہ علی معنی قام بہ لا وقع علیہ

ترجمہ :

ہر وہ اسم جس سے پہلے صفت یا فعل ہو جس کی اسناد کی گئی ہو اس کی طرف اس معنی پر کہ وہ اس کے ساتھ قائم ہو نہ کہ اس پر واقع ہو

س ان کان الفاعل مظھرا وحد الفعل ابد عبارت کی وضاحت اس انداز میں کریں کہ پورا قاعدہ مثالوں کے ساتھ واضح ہو جائے

ج اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا ضرب زید ضرب زیدان ضرب زیدون

اور اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو واحد کیلئے واحد آئے گا زید ضرب اور تثنیہ کیلئے فعل تثنیہ آئے گا الزیدان ضربا

اور جمع کیلئے فعل جمع آئے گا جیسے الزیدون ضربوا

اور اگر فاعل مونث حقیقی ہو تو اور فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ بھی نہ ہو تو فعل ہمیشہ مونث آئے گا جیسے قامت ھند

اور اگر فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو مذکر و مونث لانا دونوں جائز ہے جیسے ضرب الیوم ھند، ضربت الیوم ھند

اور اسی طرح مونث غیر حقیقی میں مذکر و مونث دونوں لانا جائز ہے جیسے طلعت الشمس الشمس طلعت الشمس

مونث کی یہ صورتیں اس وقت ہیں جب فاعل اسم ظاہر ہو تو اور اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل ہمیشہ اسم ضمیر مونث آئے گا جیسے الشمس طلعت

اور جمع مکسر مونث غیر حقیقی کی طرح ہے یعنی اس میں بھی مذکر و مونث

دونوں طرح لا سکتے ہیں جیسے قام الرجال اور الرجال قامت
اور اس میں الرجال قاموا بھی پڑھ سکتے ہیں

س فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا کب واجب ہے اور
مفعول کو فاعل پر مقدم کرنا کب جائز ہے

ج جب فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور التباس
کا بھی خوف ہو تو اس وقت فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا
واجب ہے جیسے ضرب موسیٰ عیسیٰ اور اگر التباس کا
خوف نہ ہو تو مفعول کو فاعل پر مقدم کر سکتے ہیں جیسے
اکل الکمثری یحیٰ اور ضرب عمرواً زید

س کیا فاعل کو بھی حذف کیا جاتا ہے اور کیا فعل فاعل دونوں
حذف ہوتے ہیں

ج اگر قرینہ پایا جائے تو فعل کو حذف کرنا جائز ہے جیسے
اس شخص کے جواب میں کہنا زید جو کہے من ضرب
اسی طرح فعل اور فاعل دونوں بھی حذف ہو سکتے ہیں
جیسے کوئی شخص سوال کرے اقام زید جواب میں کہا جائے
نعم

س تنازع فعلان کی تعریف اور صورتیں بیان کریں

ج تنازع فعلان کی چار صورتیں بنتی ہیں

1 جب دونوں فعل فاعل کا تقاضہ کریں ضربنی واکرمنی زید

جب دونوں فعل مفعولیت کا تقاضہ کریں ضربت واکرمتہ زید

جب پہلا مفعول کا دوسرا فاعل کا تقاضہ کرے ضربنی واکرمنی زیداً

جب پہلا فاعل کا دوسرا مفعول کا تقاضہ کرے ضربنی واکرمتہ زیداً

س تنازع فعلان میں دوسرے فعل کو عمل دینے کے بارے میں اختلاف لکھیں

ج دوسرے فعل عمل دینا جائز نہیں ہے امام فراء کے نزدیک اور بقیہ کے نزدیک جائز ہے امام فراء کی دلیل یہ ہے کہ اس صورت میں فاعل کو حذف کرنا اضمار قبل الذکر لازم آئے گا اور یہ دونوں صورتیں ممنوع ہیں جمہور کہتے ہیں کہ یہاں پر فاعل ضمیر بنائیں گے تو اضمار قبل الذکر اگرچہ لازم آئے گا لیکن عمدہ میں اضمار قبل الذکر جائز ہوتا ہے اس دوسرے فعل کو عمل دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے

س کس فعل کو عمل دینا افضل ہے اختلاف ائمہ بیان کریں

ج کس فعل کو عمل دینا افضل ہے اس میں ائمہ کوفیوں اور بصریوں کا اختلاف ہے بصریوں کے نزدیک دوسرے فعل کو عمل دینا بہتر ہے اور کوفیوں کے نزدیک پہلے فعل کو عمل دینا بہتر ہے

کوفیوں کی دلیل:

جو پہلے آتا ہے وہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکو عمل دیا جائے جیسا کہ مقدمہ ہے پہلے آئے پہلے پائے

بصریوں کی دلیل

الحق للقریب ثم للبعید: کہ پہلے قریب والے کا پھر دور والے کا اور قریب دوسرا فعل ہے اس لئے دوسرے کو عمل دیا جائے

اگر بصریوں کے مذہب پر عمل کرتے ہوئے دوسرے فعل کو عمل دیا جائے تو دیکھیں گے اگر پہلا فعل فاعل کا تقاضہ کر رہا ہے تو اسکا فاعل ضمیر بنائیں گے جیسے ضربنی واکرمنی الزیدان، ضربنی واکرمنی زید، ضربنی واکرمت زیداً اور پہلا فعل مفعول کا تقاضہ کرے اور وہ فعل افعال قلوب میں سے نہ ہو تو پہلے فعل کے مفعول کو حذف کیا جائے گا جیسے: ضربت واکرمت زیداً اور ضربت واکرمنی زیدٌ اور اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں تو واجب ہے پہلے فعل کے مفعول کو ظاہر کرنا جیسے حسبنی منطلقاً وحسبت زیدا منطلقاً کیونکہ افعال قلوب کے مفعول کو ظاہر کرنا واجب ہے اور مفعول میں اضمار قبل الذکر جائز نہیں ہے اور

اگر کوفیوں کے مذہب پر عمل کرتے ہوئے پہلے فعل کو عمل دیں گے تو دیکھیں گے اگر دوسرا فعل فاعل کا تقاضہ کر رہا ہے

تو دوسرے فعل کا فاعل ضمیر کو بنائیں گے۔ جیسے

ضربنی واکرمنی زید، ضربنی واکرمانی الزیدان اور

ضربت واکرمنی زیدا اور اگر فعل مفعول کا تقاضہ اور دونوں

افعال قلوب میں سے نہ ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں

مفعول کو حذف کرنا یا ضمیر لانا اور دوسرا لانا زیادہ بہتر ہے

تاکہ ملفوظ مراد کے مطابق ہو جائے حذف کرنے کی مثال

ضربت واکرمت زیدا، ضربنی واکرمت زیدا اور ضمیر لانے کی

مثال: ضربت واکرمتہ زیدا اور ضربنی واکرمتھما زیدان اور اگر

ہوں افعال قلوب میں سے تو ضروری ہے انکے مفعول کو ظاہر کرنا

جیسے حسبنی و حسبتھما منطلقین الزیدان منطلقا اور یہ اس

وجہ سے ہے کہ حسبنی وحسبتھما جملہ رہ رہے ہیں منطلقا میں اور

آیا عمل دو پہلے کو یعنی حسبنی کو اور مفعول کو ظاہر کر و حسبتھما

میں اگر ہم حذف کرکے دو منطلقین کو اور ہو حسبنی و حسبتھما

الزیدان منطلقا تو لازم ہے آئے گا افعال قلوب کے دو

مفعولوں میں سے ایک مفعول پر اقتصار کرنا اور یہ جائز نہیں

اور اگر ضمیر لگائیں گے تو باعتفرد کی ضمیر لگائیں گے اور ایسے

گے حسبنی وحسبتھما ایاہ الزیدان منطلقا تو اس وقت دوسرا

مفعول ایاہ پہلے مفعول ہما کے مطابق نہیں ہوگا یہ بھی جائز

نہیں یا پھر تثنیہ کی ضمیر لگائیں گے اور ایسے گے

حسبنی وحسبتھما ایاھما الزیدان منطلقا اور اس وقت لازم

آئے گا تثنیہ کی ضمیر کا مفرد لفظ منطلقا کی طرف لوٹنا

جس میں جھگڑا ہو رہا ہے اور یہ بھی جائز نہیں ہے تو جب نہ حذف کرنا جائز ہے اور نہ ضمیر لانا جائز ہے تو ظاہر نا واجب ہو گیا

س: مفعول مالم یسم فاعلہ کی تعریف لکھیں

ج: وھو کل مفعول حذف فاعلہ واقیم ھو مقامہ
ہر وہ مفعول جسکے فاعل کو حذف کیا گیا ہو اور مفعول کے فاعل کا مقام کیا گیا ہو

س: مبتداء اور خبر کی تعریف لکھیں

ج: ھما اسمان جردان عن العوامل اللفظیۃ احدھما المسند الیہ یسمی مبتدا الواثانی مسند بہ یسمی خبر (1)

س: نکرہ کو کب مبتداء بنا سکتے ہیں

ج: جب نکرہ کی صفت لگا دی جائے تو اس وقت نکرہ کو مبتداء بنانا سکتے جائز ہے جیسے ولعبد مومن خیر من مشرک
اسی طرح جب نکرہ کو خاص کیا جائے دیگر صورتوں کے ساتھ نکرہ کے تخصیص کی صورتیں

1 نکرہ کی صفت لگا دی جائے یا دوسرے نکرہ کی طرف مضاف کیا جائے
2 نکرہ کو ایسے ہمزہ کے ساتھ استعمال کیا جائے جو ام متصلہ کے ساتھ ملا ہو جیسے ارجل فی الدار ام امراۃ
3 نکرہ کا نفی کے تحت آنا جیسے ما احد خیر منک
4 نکرہ کا ایسے جملے میں استعمال ہونا جو فعلیہ سے اسمیہ بنایا گیا ہو جیسے شر اھر ذاناب

۵	ظرف کا نکرہ سے پہلے ہونا: فی الدار رجل
6	نکرہ کی متکلم کی طرف اسناد ہونا: سلام علیک

س: ان کان احد الاسمین معرفۃً والاخر نکرۃ فاجعل المعرفۃ مبتدأً والنکرۃ خبر: عبارت بالا کی تفصیل کریں

ج: جب دو اسموں میں سے ایک معرفہ ہو اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنایا جائے گا لازمی طور پر اور اگر دونوں اسم معرفہ ہوں تو تم جسے چاہو مبتداء بنا ؤ اور دوسرے کو خبر بناؤ جیسے اللہ الٰہنا

س: قد یکون الخبر جملۃً اسمیۃً عبارت کی تفصیل بیان کریں

ج: اس عبارت سے یہ بیان کر دیا ہے کہ خبر کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے جیسے زید ابوہ قائم اور کبھی جملہ فعلیہ ہوتی ہے زید قام ابوہ اور کبھی جملہ شرطیہ ہوتی ہے جیسے زید ان جاءنی فاکرمتہ اور کبھی جملہ ظرفیہ ہوتی ہے جیسے زید خلفک اور عمرو فی الدار نیز ظرف عموماً جملے کا متعلق ہوتا ہے اور وہ استقر ہے جیسے کو ہے زید فی الدار تو یہ اصل میں زید استقر فی الدار ہے

قاعدہ ہے:

جب خبر جملہ ہو تو اس میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ جو مبتداء کی طرف لوٹے جیسے

جیسے: زید ابوہ قائم: میں (ہ) ضمیر زید کی طرف لوٹ رہی ہے اور اگر قرینہ پایا جائے تو اس ضمیر کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے السمن منوان بدرہم یہ اصل میں السمن منوان منہ بدرہم تھا پھر قرینہ کی وجہ سے (منہ) ضمیر کو حذف کر دیا

نوٹ:

مبتداء پر خبر کو مقدم بھی کیا جا سکتا ہے جیسے فی الدار زید اور ایک مبتداء کی کئی خبریں ہو سکتی ہیں جیسے زید عالم فاضل عاقل

س: مبتداء کی قسم ثانی کی تعریف لکھیں:

ج: وھو صفۃ وقعت بعد حرف النفی او بعد الاستفہام بشرط ان ترفع تلک الصفۃ اسما ظاہرا۔ ترجمہ: وہ ایسی صفت جو حرف النفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اس شرط کے ساتھ کہ وہ صفت اسم ظاہر کو رفع دے

س: حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کونسے ہیں اور ان کا عمل بیان کریں

ج: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں۔ (1) اِنَّ (2) اَنَّ (3) کَاَنَّ (4) لٰکِنَّ (5) لیت (6) لعل۔ یہ حروف مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو نصب دیتے ہیں اور ~~خبر کو رفع~~ دیتے ہیں جسے انّ کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو رفع دیتے ہیں جسے انّ کی خبر کہتے ہیں انّ کے خبر کی وہی احکام ہیں جو مبتداء

کے خبر کے احکام ہیں لیکن انکی خبر کو اسکے اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر خبر ظرف ہے تو پھر مقدم کیا جاسکتا ہے۔ جیسا اِنَّ فِی الدَّارِ زَیداً

س افعال ناقصہ کتنے ہیں اور کونسے ہیں تحریر کیجئے۔ اسکے احکام بیان کریں

ج افعال ناقصہ (17) ہیں جیسے: کَانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، اَصبحَ، اَضحٰی، اَمسٰی، عَادَ، اٰضَ، غَادَ، رَاحَ، مَازَالَ، مَاانفَکَّ، مَابَرِحَ، مَادَامَ اور لَیسَ، فَتِئَ

یہ حروف مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو رفع دیتے ہیں اسے کان کا اسم کہا جاتا ہے اور خبر کو نصب دیتے ہیں جسے کان کی خبر کہا جاتا ہے کَانَ زَیدٌ قَائِماً

احکام: ان تمام افعال میں انکی خبر کو انکے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے جیسے کَانَ قَائِماً زَیدٌ اور شروع والے نو افعال (کان، صار، اصبح، امسی، اضحی، ظل، بات، راح، آضی) میں ان افعال پر بھی مقدم کیا جاسکتا ہے۔ جیسے قائماً کان زیدٌ اور جن افعال کے شروع میں (ما) ہو ان میں خبر کو ان افعال پر مقدم کرنا جائز نہیں لہذا یہ نہیں کہا جائے گا قائماً ماذال زیدٌ اور پھر حال (لیس) میں علماء کا اختلاف ہے۔ جو افعال کی بحث میں آئے گا

س | ماولا مشبہتان بلیس کیا عمل کرتے ہیں اور کس طرح استعمال ہوتے ہیں

ج | یہ دونوں لیس (افعال ناقصہ) کی طرح ہی عمل کرتے ہیں جیسے
ما زید قائماً، لا رجل افضل منک

استعمال:
(لا) خاص ہے نکرہ کے ساتھ اور (ما) دونوں میں استعمال ہوتا ہے

س | منصوبات کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں

ج | منصوبات 12 ہیں اور وہ یہ ہیں (1) مفعول مطلق (2) مفعول بہ (3) مفعول فیہ (4) مفعول لہ (5) مفعول معہ (6): حال، 7: تمیز (8) مستثنیٰ (9) اِنَّ اور اسکے ہم شکل کا اسم (10): کان اور اسکے ہم شکل کی خبر (11) لائے نفی جنس کا اسم (12) ما ولا مشبہتین کا خبر

س | مفعول مطلق کی تعریف، اقسام بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ اسکے فعل کو کب جائز اور کب وجوباً حذف کیا جاتا ہے

ج | ھو مصدر بمعنی فعل مذکور قبلہ
وہ مصدر جو اس فعل کا معنی ہو جو اس سے پہلے ہو

اقسام:
مفعول مطلق یا تاکید کیلئے آتا ہے ضربت ضرباً
نوعیت کیلئے آتا ہے جلستہ جلسۃ القاری یا عدد بیان کرنے کیلئے ذکر کیا جاتا ہے
یا جلستین یا جلسات

حذف:
اگر قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے فعل کو حذف کر دیا جاسکتا ہے جیسے کسی آنے والے سے کہا جائے خیر مقدم یعنی قدمت قدوماً خیر مقدم اور وجوبی طور پر سماعی حذف کیا جائے گا جیسے سقیاً، حمداً، شکراً، دعیاً یہ اصل میں سقاک اللہ سقیاً، شکرتک شکراً، حمدتک حمداً دعا استعاریہ

س
مفعول بہ کی تعریف اور حذف کرنے کی جوازی اور وجوبی صورتیں تفصیل بیان کریں

ج
ھو الاسم وقع علیہ فعل الفاعل ترجمہ
ہر وہ اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہو

جوازی حذف: جب قرینہ پایا جائے تو مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جیسے زیداً کسی کے جواب میں جو کہے من اضرب
وجوبی حذف: چار مقامات پر مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے پہلی صورت سماعی ہے یعنی اہل عرب سے سنا گیا ہے جیسے امرأ نفسہ وتنشۃ وخیر لکم، اھلاً وسھلاً

اور تین قیاسی ہیں 1 تحذیر :
ایسا معمول جو اتقی کے مقدر ہونے
کے ساتھ ہو ڈراتے ہوئے اس سے جو اس کے بعد ہو جیسے ایاک والاسد
یہ اصل میں اتقیک والاسد یا محذر عنہ کو مکرر ذکر کرے جیسے
الطریق، الطریق،
2 : ما اضمر عاملہ علی شریطۃ التفسیر : ہر وہ اسم جسکے
بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل اس اسم سے مشتغل ہو
(یعنی عمل نہ کر رہا ہو) اسکی ضمیر یا اسکے متعلق کی وجہ سے اس
حیثیت سے کہ اگر اسم پر وہ فعل یا اسکا مناسب مسلط کیا جائے
تو وہ فعل ضرور اس اسم کو نصب دے جیسے زیداً ضربتہ
اس مثال میں (زیداً) محذوف مضمر فعل (ضربتہ) کی وجہ سے
منصوب ہے جسکی تفصیل وہ فعل بیان کر رہا ہے جسکو اسکے بعد
ذکر کیا گیا ہے جو ضربتہ ہے
3 : منادیٰ وہ اسم جس کو پکارا جائے حرف نداء کے ساتھ لفظاً جیسے
یا عبداللہ یعنی ادعو عبداللہ اور حروف نداء (ادعو) فعل کے
قائم مقام ہوتے ہیں

س حروف نداء کتنے ہیں اور کونسے ہیں نیز منادیٰ کے اعراب کی
صورتیں بیان کریں

ج حروف نداء (5) ہیں ① یا 2. آیا 3. ای 4. ھیا
5. ہمزہ مفتوحہ

منادی کا اعراب:

اگر منادی مفرد معرفہ ہو تو مبنی بر ضمہ ہوگا جیسے یا زیدُ اور اگر اسکے شروع میں لام استغاثہ ہو تو منادی کو کسرہ دیا جائے گا جیسے یا لَزید اور اگر منادی کے آخر میں الف استغاثہ ہو تو منادی پر فتح ہو گا جیسے یا زیداہ اور اگر منادی مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ ہو تو منادی بر نصب ہوگا جیسے یا عبداللہ یا طالعاً جبلاً یا رجلاً خذ بیدی

س: یجوز ترخیم المنادی: للتخفف: عبارت بالا کی اچھے انداز میں وضاحت کریں

ج: منادی کو مرخم کرنا یعنی منادی کے آخر میں تخفیف کیلئے حذف کرنا جائز ہے جیسے مالک سے یا مالِ منصور میں یا منصُ اور عثمان میں یا عثمُ منادی مرخم پر دو طرح کے اعراب کا سلتے ہیں 1 ضمہ اور حرکت اصلیہ جیسے یا حارث سے یا حارُ یا حارِ پڑھ سکتے ہیں

س: مندوب کی تعریف اور وا اور یا میں فرق بیان کریں

ج: وہ اسم جس پر رویا جائے یا پر وا کے ذریعے جیسے کہا جاتا ہے یا زیداہ اور وازیداہ

فرق: وا خاص ہے مندوب کے ساتھ جبکہ یا مندوب اور ندا دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔

س: مفعول فیہ کی تعریف، ظرف زمان اور ظرف مکان کی اقسام بیان کریں

ج: ھو اسم ما وقع فعل الفاعل فیہ من الزمان والمکان ترجمہ وہ اسم جس میں فاعل کا فعل واقع ہو یا زمان ہو یا مکان

ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں: مبہم اور محدود

مبہم: وہ جسکی حد معین نہ ہو جیسے دھرٌ اور حینٌ

محدود: وہ جسکی حد معین ہو جیسے یوم لیلۃ شہر

یہ سب منصوب ہوتے ہیں فی کے مقدر ہونے کے ساتھ صمت دھراً سافرت شھراً یعنی فی دھراً و فی شھراً

ظروف مکان کی دو قسمیں ہیں: مبہم اور محدود

مبہم: وہ جسکی حد معین نہ ہو اور یہ فی کے مقدر ہونے کے ساتھ منصوب ہوتا ہے جیسے جلست خلفک و امامک

محدود: وہ جسکی حد معین ہو اور یہ منصوب نہیں ہوتا فی کے مقدر ہونے کے ساتھ بلکہ اس میں فی کو ذکر ضروری ہے جیسے جلست فی الدار و فی المسجد

س: مفعول معہ کی تعریف بیان کریں

ج: ھو ما یذکر بعد الواو بمعنی مع لمصاحبۃ معمول الفعل ترجمہ وہ جسکو ذکر کیا جائے اس واؤ کے بعد جو مع معنی میں ہو فعل کے معمول کو ملانے کیلئے

س: فان مفعول لہ کی تعریف بیان کریں

ھو اسم ما لاجلہ یقع الفعل المذکور قبلہ ترجمہ
وہ اسم جسکی وجہ سے وہ فعل واقع ہو۔ جو اس

س: فان کان الفعل لفظاً وجاز العطف یجوز فیہ الوجھان النصب والرفع: عبارت بالا کی وضاحت کریں

ج: اگر فعل لفظوں میں مذکور ہو اور عطف کرنا جائز ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں نصب اور رفع پڑھنا جیسے جئت انا وزیداً اور اگر عطف کرنا جائز نہ ہو تو نصب ہی پڑھا جائے گا جیسے جئت وزیداً اور اگر فعل معنوی ہو اور عطف بھی جائز ہو تو عطف متعین ہو گا جیسے مالزید وعمروا اور اگر فعل معنوی ہو لیکن عطف جائز نہ ہو تو نصب ہی پڑھیں گے مالک وزیداً

س: حال کی تعریف نیز یہ بتائیں کیا فاعل معنوی اور مفعول معنوی کا بھی فاعل حال بیان کیا جاتا ہے

ج: لفظ یدل علی بیان ھیئۃ الفاعل او المفعول بہ او کلیھما
ایسا لفظ جو دلالت کرے فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت پر

بھی ہاں فاعل معنوی کا بھی حال بیان کیا جاتا ہے جیسے
زید فی الدار قائماً کیونکہ اسکا معنی ہے زید استقر فی الدار
قائماً اسی طرح مفعول بہ معنوی کی بھی حالت بیان کی جاتی
ہے جیسے ھذا زید قائماً

نوٹ :

حال میں عامل فعل شبہ فعل یا معنی فعل ہوتا ہے
اور حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے لیکن اگر
ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال مقدم کرنا واجب ہے جیسے
جاءنی راکباً رجل ورنہ نصب کی حالت میں صفت کے ساتھ
التباس ہو جائے گا جیسے رأیت رجلاً راکباً
حال کبھی جملہ خبریہ ہوتا ہے جیسے جاءنی زید غلامہ راکباً اور
جب قرینہ پایا جائے تو حال کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے
جیسے تو کہے مسافر سے سالماً غانماً یعنی ترجع سالماً غانماً

س تمیز کی تعریف مثالوں سے واضح کریں نیز تمیز پر کسرہ کس
صورت میں آئے گا

ج ھو نکرۃ تذکر بعد مقدار من عدد او کیل او وزن او مساحۃ
او غیر ذالک مما فیہ ابہام ترفع ذلک الابہام ترجمہ :
وہ ایسا نکرہ جس کو مقدار کے بعد ذکر کیا جائے یعنی عدد کیل
یا وزن یا مساحت یا اسکے علاوہ کے بعد جس میں ابہام ہو اور
وہ اس ابہام کو دور کرے

جیسے عندی عشرون درھمًا اور تمیز ان پر؟ اس مثال میں
جب کہا کہ میرے پاس بیس ہیں تو اس عدد میں ابہام
تھا کہ بیس کیا ہیں پھر درھماً ذکر کر کے اس ابہام کو
دور کر دیا اور اگر تمیز مقدار کے علاوہ کیلئے آئے تو اسکا اعراب اکثر
کسرہ پڑھا جائے گا جیسے ھذا خاتم حدیدٍ

نوٹ:
کبھی کبھار تمیز کو جملے کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تاکہ
اسکی نسبت میں پائے جانے والے ابہام کو دور کرے جیسے
طاب زید علماً

س: مستثنیٰ اور اسکی اقسام کی تعریفات ذکر کرتے ہوئے مستثنیٰ کے
اعراب کی صورتیں بیان کریں

ج: لفظ یذکر بعد الا واخواتها لیعلم انه لا ینسب الیه ما نسب الی ما قبلها

ترجمہ: ایسا لفظ جسکو الا اور اسکے ہم مثل کے بعد ذکر کیا جائے تاکہ معلوم
ہو جائے کہ اسکی طرف اس چیز کی نسبت نہیں کی جس کی اس سے ماقبل
کی طرف نسبت کی گئی ہے

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں متصل منقطع

مستثنیٰ متصل: هو ما اخرج عن متعدد بالا واخواتها ترجمہ
وہ جسکو متعدد سے نکالا جائے الا اور اسکے ہم مثل کے ذریعہ

مستثنیٰ منقطع: هو المذکور بعد الا واخواتها غیر مخرج عن متعدد
لعدم الدخول فی المستثنیٰ منه ترجمہ

وہ جسکو ذکر کیا جائے اِلّا اور اسکے ہم مثل کے بعد اس حال میں کہ اسکو نکالا نہ گیا ہو متعدد سے مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے

مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں بنتی ہیں

1 اگر مستثنیٰ متصل ہو اور کلام موجب میں اِلّا کے بعد واقع ہو یا مستثنیٰ منقطع ہو یا مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کر دیا جائے یا خلا اور عدا اور ماخلا اور ماعدا لیس اور لا یکون کے بعد مستثنیٰ آئے تو ان سب صورتوں میں مستثنیٰ منصوب ہوگا جیسے جاءنی القوم اِلّا زیداً، جاءنی القوم خلا زیداً وغیرہ

2 اگر مستثنیٰ اِلّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو اس میں دو اعراب پڑھ سکتے ہیں نصب اور ماقبل سے بدل بنا کر ماقبل والا اعراب جیسے ماجاءنی احدٌ اِلّا زیداً، ماجاءنی اِلّا زیدٌ بھی پڑھ سکتے ہیں

3 جب مستثنیٰ مفرغ ہو تو اس طرح کہ مستثنیٰ کلام غیر موجب میں اِلّا کے بعد واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو اس صورت میں اسکا اعراب عامل کے مطابق ہوگا جیسے ماجاءنی اِلّا زیدٌ، مارأیت اِلّا زیداً وغیرہ

4 جب مستثنیٰ غیر، سوی، سواء، حاشا کے بعد ہو تو اکثر کے نزدیک مستثنیٰ مجرور ہوگا جیسے جاءنی القوم غیرِ زیدٍ

س: غیر کا اعراب بیان کریں؟

ج: غیر کا اعراب وہی ہے۔ جو مستثنیٰ کا الّا کے بعد آتا ہے جیسے جاء نی القوم غیر زید و غیر حمار یعنی غیر کے اعراب کی بھی وہی تین صورتیں ہیں۔ جو مستثنیٰ کے اعراب کی صورتیں تھی الّا کے بعد

س: اعلم ان لفظۃ غیر موضوعۃ للصفۃ وقد تستعمل بالاستثناء
مذکورہ بالا کی عبارت کی تشریح کریں

ج: یہاں سے یہ بتا رہے ہیں کہ لفظ غیر کو اگرچہ صفت کے معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو لیکن کبھی کبھار غیر استثناء کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے لفظ الا کو استثناء کیلئے وضع کیا گیا تھا لیکن وہ بھی کبھار صفت کے معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے (لا الہ الا اللہ)

س: لائے نفی جنس کے اسم کی تعریف تمیز اسکے اسم پر کیا اعراب آتے کا وضاحت کریں

ج: لائے نفی جنس کا اسم وہ مسند الیہ ہوتا ہے اس کے داخل ہونے کے بعد آتا ہے اور مشابہا نحو (لا غلام رجل فی الدار)
اور مشابہا نحو (لا عشرین درھما فی الکیس) جو نکرہ مضاف کے ساتھ ملا ہوا ہو
اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہے تو مبنی برفتحہ ہوگا (لا رجل فی الدار)
اور اگر لا کے بعد معرفہ ہو یا نکرہ ہو لیکن لا کے ~~[illegible]~~ اور
اور مشابہ مضاف کے ساتھ ہو

۷

نکرہ کے درمیان فاصلہ ہو تو وہ اسم مرفوع ہوگا اور دوسرے اسم کے ساتھ لا کا تکرار واجب ہوگا جیسے

(لا زید فی الدار ولا عمرو)

فائدہ:

لا حول ولا قوۃ الا باللہ پر پانچ طرح کے اعراب آسکتے ہیں

1: دونوں پر فتحہ

2: دونوں پر رفع

3: پہلے پر فتحہ دوسرے پر نصب

4: پہلے پر فتحہ دوسرا پر رفع

5: پہلے پر رفع دوسرا پر فتحہ

س5 مجرور کی تعریف نیز مجردا المضاف عن التنوین او ما یقوم مقامہ کی وضاحت کریں

ج هو کل اسم نسب الیہ شیئ بواسطۃ حرف الجر لفظاً او تقدیراً

ترجمہ

ہر وہ اسم جسکی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے حرف جر کے واسطے سے چاہے حرف جر لفظی ہو یا تقدیری

اس عبارت سے بتا رہے ہیں کہ مضاف پر تنوین یا تنوین کا قائم مقام ~~نہیں~~ بھی نہیں آئے گا مضاف کا ان دونوں سے خالی ہونا ضروری ہے جیسے جاءنی غلام زید

س: اضافت کی اقسام کی وضاحت اور انکا فائدہ بیان کریں
ج: اضافت کی دو قسمیں ہیں 1 لفظی 2 معنوی

اضافت لفظی:

وہ اضافت ہے کہ مضاف ایسا صفت کا صیغہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو ضارب زید اسکا فائدہ صرف لفظ میں تخفیف ہوتا ہے

اضافت معنوی:

وہ اضافت ہے کہ مضاف ایسا صفت کا صیغہ نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو جیسے اضافت معنوی کی (3) قسمیں ہیں 1. یا تو وہ (لام) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے: غلام زید 2 یا تو وہ (من) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے: خاتم فضۃٍ 3: یا تو وہ (فی) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے: صلاۃ الیل کہ سب اصل میں غلام لزید، خاتم من فضۃٍ 3 صلاۃ فی الیل

فائدہ:

اگر اسکی اضافت معرفہ کی طرف ہو تو مضاف کو معرفہ کرتا ہے اور اگر اسکی اضافت نکرہ کی طرف ہو تو مضاف کو تخصیص کرتا ہے جیسے غلام رَجُل

1 الحکم انک اذا اضفت الاسم الصحیح او الجاری مجری الصحیح الی یاء المتکلم کسرت آخرہ واسکنت الیاء او فتحتھا عبارۃ بالا کی وضاحت کریں

ج | یہاں سے یہ بتا رہے ہیں کہ جب اسم صحیح یا جاری مجریٰ صحیح کی وہ اضافت یاءِ متکلم کی طرف کریں گے تو اس اسم کے آخر کو کسرہ دیں گے اور یاء کو یا تو ساکن کر دیں گے یا فتحہ دیں گے جیسے غلامی: غلامیَ دلوی دلویَ

اور اگر اسم کا آخر (الف) ہو تو وہ باقی رہتا ہے جیسے عصایَ

اور اگر اسم کا آخر یا جس کا ماقبل مکسور ہے تو یاء کا یاء میں ادغام کریں گے اور وہ دوسری یاء کو فتحہ دیں گے تاکہ دو ساکنوں کا جمع ہونا لازم نہ آئے جیسے قاضی سے قاضیَّ

اور اگر اسم کا آخر ایسا واؤ ہو جسکا ماقبل مضموم ہو تو واؤ کو یاء سے بدلیں گے اور اور یاء کا یاء میں ادغام کریں گے جیسے مسلمیَّ اور اسمائے ستہ اگر مضاف ہو یا یاءِ متکلم کی طرف جیسے: ابی، اخ سے اخی: وغیرہ کیا جائے گا

(خاتمہ)

س | تابع کی تعریف اور اقسام بیان کریں

ھو کل ثان معرب باعراب سابقہ من جھۃ واحدۃ ترجمہ

ہر وہ دوسرا اسم جسکو پہلے والے کا اعراب دیا گیا ہو ایک ہی جہت میں تابع کی (۵) اقسام ہیں

1 نعت (صفت / موصوف) 2 عطف بالحروف 3 تاکید

4 بدل 5 عطف بیان

س: نعت کی تعریف اقسام بتائیں نیز یہ بتائیں کہ اپنے متبوع کی کتنی چیزوں میں پیروی کرسکتا ہے

ج: تعریف : تابع یدل علی معنیً فی متبوعہ او فی متعلق متبوعہ

ترجمہ : ایسا تابع جو اپنے متبوع یا اسکے متعلق میں موجود معنی پر دلالت کرے

نعت کی دو قسمیں ہیں صفت حقیقی صفت سببی

صفت حقیقی:

اپنے متبوع کی (10) چیزوں میں پیروی کرتا ہے

1 فتحہ 2 نصب 3 جر 4 معرفہ 5 نکرہ

6 واحد 7 تثنیہ 8 جمع 9 مذکر 10 مؤنث

جیسے: جاءنی رجل عالم امرأۃ عالمۃ

صفت سببی : اپنے متبوع کی (5) چیزوں میں پیروی کرتا ہے

1 فتحہ 2 نصب 3 جر

4 معرفہ 5 نکرہ جیسے : (من ہذہ القریۃ الظالم اھلھا)

فائدہ : اگر دونوں (نعت و منعوت) نکرہ ہوں تو منعوت کو مخصوص کرتی ہے جیسے جاءنی رجل عالم اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو منعوت کی وضاحت کرتی ہے جیسے

جاءنی زید الفاضل

نوٹ : کبھی اعتبار نعت صرف حمد و ثناء کیلئے آتا ہے جیسے (تسمیہ) اور کبھی اعتبار مذمت کیلئے آتا ہے جیسے (لعوذ)

اور کبھی تاکید کیلئے آتا ہے جیسے (نفخۃ واحدۃ)

نیز نکرہ کی صفت جملہ خبریہ کے ساتھ لائی جاتی ہے جیسے
مررت برجل ابوہ عالم

س عطف بالحروف کی تعریف شرط اور ضمیر پر عطف کرنے کا فائدہ بیان کریں

ج تعریف: تابع ینسب الیہ ما نسب الی متبوعہ وکلاھما مقصودان بتلک النسبۃ ویسمی عطف النسق

ایسا تابع جس کی نسبت کی گئی ہو اس چیز کی جسکی نسبت کی گئی ہے اسکے متبوع کی طرف اور وہ دونوں مقصود بالنسبۃ ہوں اور اسکو عطف النسق کہا جاتا ہے

شرط:

یہ ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان حروف عطف میں سے کوئی ایک ہو

فائدہ:

اگر ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا ہے تو پہلے ضمیر منفصل کے ساتھ اسکی تاکید لگانا ضروری ہے جیسے: ضربت انا وزیداً

پھر معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان کسی چیز کا فاصلہ ہو تو عطف جائز ہے جیسے: ضربت الیوم وزیداً اور اگر ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو حرف جر کا اعادہ ضروری ہے جیسے:

مررت بک وبزید

س: اعلم ان المعطوف علیہ عبارت کی وضاحت کریں

ج: یہاں سے ایک قاعدہ یہ بیان کر رہے ہیں کہ معطوف اور معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے یعنی اگر معطوف علیہ کسی کی صفت بنے گا تو معطوف کی صفت بنے گا معطوف علیہ حال ہو تو معطوف بھی حال ہوگا معطوف علیہ صلہ ہو تو معطوف بھی صلہ ہوگا اسکا قاعدہ یہ ہے کہ جہاں معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھنا جائز ہو تو وہاں عطف جائز ہوگا اور جہاں معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھنا جائز نہیں تو وہاں عطف بھی جائز نہیں

س: تاکید کی تعریف، اقسام، اور مخصوص الفاظ کا استعمال بیان کریں؟

تعریف: تابع یدل علی تقریر المتبوع فیما نسب الیہ او علی شمولہ الحکم لکل فرد من افراد المتبوع

ایسا تابع جو متبوع کے پختہ ہونے پر دلالت کرے اس چیز میں جسکی اس متبوع کی طرف نسبت کی گئی ہو متبوع کے افراد میں ہر فرد کو حکم کے شامل ہونے پر دلالت کرے

تاکید کی اقسام: دو ہیں تاکید لفظی تاکید معنوی

تاکید لفظی: وہ تاکید جو الفاظ کے تکرار کے ساتھ حاصل ہو

تاکید معنوی: وہ تاکید جو مخصوص الفاظ کے ذریعے حاصل ہو

مخصوص الفاظ کا استعمال:

نفس، عین: یہ واحد تثنیہ اور جمع کیلئے آتے ہیں اور اس میں صیغہ اور ضمیر دونوں تبدیل ہوتے ہیں جیسے

جاءنی زید نفسہ والزیدان انفسہما والزیدون انفسہم

جاءنی هند نفسها العینان انفسهما هندات انفسهن

کِلَا، کِلْتَا: یہ صرف تثنیہ کیلئے آتے ہیں مذکر کیلئے: کِلَا مؤنث کیلئے: کِلْتَا جیسے: قام الرجلان کلاهما قامت المرأتان کلتاهما.

کُلٌّ اجمع ، اکتع ، ابتع ، ابصع: یہ واحد اور جمع کیلئے آتے ہیں کُلٌّ میں ضمیر تبدیل ہوتی ہے اور باقی چاروں میں صیغہ تبدیل ہوتا ہے جیسے: جاءنی القوم کلهم اجمعون اکتعون ابتعون ابصعون اور قامت النساء کلهن جُمَعُ کُتَعُ بُتَعُ بُصَعُ

س: مخصوص الفاظ کے ساتھ تاکید لانے کے احکام بیان کریں

ج: اگر ضمیر مرفوع متصل کی تاکید نفس عین کے ساتھ لانا چاہیے تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ تاکید لانا واجب ہے جیسے ضربت انت نفسک کُلٌّ اور اَجْمَعُ کے ساتھ اسکی تاکید لائیں گے جسکے اجزاء اور حصے ہوں اور حصی اجزاء حکمی طور پر الگ جدا ہونا ممکن ہو جیسے: قوم اشتریت العبد کُلَّهُ

نوٹ: (اکتع ، ابتع ، ابصع) یہ تینوں اجمع کے تابع ہیں اسلئے بغیر اجمع کوئی معنی نہیں ہوتا اس پر ان کو اجمع پر مقدم کرنا یا اجمع کے بغیر ذکر کرنا جائز نہیں

س: بدل کی تعریف، اقسام، نیز بدل اگر نکرہ ہو تو کیا کرینگے

بدل کی تعریف: تابع ینسب الی متبوعہ وھو المقصود بالنسبۃ دون متبوعہ۔ ترجمہ: ایسا تابع جسکی طرف نسبت کی گئی ہو اس چیز کی جسکی نسبت کی گئی ہے اسکے متبوع کی طرف اور وہ تابع مقصود بالنسبۃ ہو نہ کہ اسکا متبوع

بدل کی اقسام: بدل کی چار اقسام ہیں:

بدل کل، بدل بعض، بدل غلط، بدل اشتمال

بدل اگر نکرہ ہو اور مبدل منہ معرفہ ہو تو بدل کی صفت لانا واجب ہے

س: عطف بیان کی تعریف۔ تابع غیر صفۃ یوضح متبوعہ وھو اشھر اسمی شیٔ ترجمہ: ایسا تابع جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور کسی شی کے دو ناموں میں مشہور ہے

س: مبنی کی تعریف، مشابہ مبنی الاصل کی صورتیں مبنی کا حکم اعراب، اقسام بیان کریں

تعریف: ھو الاسم وقع غیر مرکب مع غیرہ اور شابہ مبنی الاصل ترجمہ: ایسا اسم جو غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو یا مبنی الاصل کے مشابہ ہو

مشابہ مبنی الاصل کی صورتیں یا تو وہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی اور کے محتاج ہو جیسے اشارہ ھٰؤلاء

یا پھر تین حرف سے کم ہو جیسے ذٌ اُ مَنْ یا پھر حرف کے معنی کو شامل ہو جیسے احد عشر سے تسعۃ عشر تک

حکم: اسکا حکم یہ ہے کہ اسکا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا

اعراب: اسکے اعراب کو (ضمہ، فتحہ اور کسرہ سے) اور سکون کو وقف کہا جاتا ہے

اقسام: اسم اشارہ، اسم موصول، ضمیر، اسم کنایہ اسمائے اصوات، اسمائے افعال بعض ظروف اسمائے مرکبات

س: ضمیر کی تعریف، اقسام، اور ضمائر کتنی ہیں بیان کریں

ج: (اسم وضع لیدل علی المتکلم او المخاطب او الغائب تقدم ذکرہ لفظاً معنی او حکماً)

ایسا اسم جو اپنے متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے جسکا ذکر گزر چکا ہو لفظاً، معناً، حکماً

ضمیر کی دو قسمیں ہیں (1) متصل (2) منفصل

متصل: وہ ضمیر جو اکیلے استعمال نہ ہو: ضمیر یا تو مرفوع ہوگی: ضربت یا منصوب ہوگی: ضربنی اننی یا مجرور ہوگی جیسے غلامی لی

منفصل: وہ ضمیر جو اکیلے استعمال ہو: ضمیر یا تو مرفوع ہوگی: انا یا منصوب ہوگی: ایّاہ

ضمائر کل (60) ہیں 12 مرفوع متصل 12 مرفوع منفصل 12 منصوب متصل 12 منصوب منفصل 12 مجرور متصل

س ضمیر مرفوع متصل کن صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہے

ج ضمیر مرفوع متصل درج ذیل صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہے

① واحد مذکر غائب ۲۔ واحد مؤنث غائب جیسے ضَرَبَ میں ھو اور ضَرَبَتْ میں ھی اور مضارع کے واحد متکلم اور جمع متکلم میں اسی طرح واحد مذکر حاضر، واحد مؤنث غائب واحد مذکر غائب جیسے اضرب میں آنا نضرب میں نحن اور تضرب میں ھی اور یضرب میں ھو اور اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ میں متصل ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے

س ضمیر شان اور قصہ کی تعریف کرتے ہوئے یہ بتائیں کہ ضمیر فصل کیا ہے

ج ضمیر شان: وہ ضمیر جس کو جملے سے پہلے ذکر کیا جائے اور وہ جملے کی تفسیر بیان کرے اسے مذکر میں شان اور مؤنث میں قصہ کہتے ہیں جیسے انھا زینب قائمۃٌ

ضمیر فصل: مبتداء اور خبر کے درمیان مرفوع منفصل صیغہ آئے جو مبتداء کے مطابق ہوتے ہیں اسے فصل کہتے ہیں کیونکہ یہ خبر اور صفت میں فرق کرتا ہے جیسے زید ھو القائم

س اسم اشارہ کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں اسم اشارہ کتنے الفاظ ہیں اور کونسے ہیں نیز قریب، بعید اور متوسط کیلئے کونسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں

ج (ما وضع لیدل علی مشارالیہ) وہ اسم جسکو وضع کیا گیا ہو مشارالیہ کیلئے

اسم اشارہ (کے) الفاظ ہیں چھ معنوں کیلئے جیسے

ذا، ذان، تا، تان، اولاء

ذا : واحد مذکر کیلئے — ذان : تثنیہ مذکر کیلئے

تا : واحد مؤنث کیلئے — تان : تثنیہ مؤنث کیلئے

اولاء : مذکر و مؤنث جمع کیلئے

اور انکے شروع میں ھائے تنبیہ بھی آتی ہے جیسے ھذا ھٰؤلاء اور آخر میں حرف خطاب بھی آتا ہے وہ بھی (ک) ہیں (6) معنوں کیلئے جیسے (ک، کما، کم، کِ، کما، کن) تو جب پانچ کو پانچ کے ساتھ ضرب دیں گے تو حاصل ضرب (25) آئے گا

استعمال : ذا : قریب کیلئے ذالک بعید کیلئے اور ذاک متوسط کیلئے

س اسم موصول کی تعریف بیان کرتے ہوئے بتائیں کہ صلہ کیا ہوتا ہے نیز اسمائے موصولہ بیان کریں

(اسم لا یصح ان یکون جز تاما من الا بجملہ بعدہ)

ایسا اسم جو صلاحیت نہ رکھے کہ وہ جملے کا مکمل جز بنے مگر ایسے جملے کے جو اسکے بعد ہو

صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے اور اس میں کسی عائد کا ہونا ضروری ہے

جو موصول کی طرف لوٹے جیسے جاء الذی ابوہ قائم میں (ہ)
ضمیر

اسمائے موصولہ: الذی: واحد مذکر کیلئے: التی: واحد مونث
اللتان: تثنیہ مونث الذین الاولی: جمع مذکر کیلئے
اللاتی اللواتی: جمع مونث اور ما، من، ای، ایۃ ذو یہ
الذی کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں
نوٹ:
اور الف لام الذی کے معنی میں ہوتے ہیں جن کا صلہ
اسم فاعل اور اسم مفعول ہوتا ہے جیسے ای الضارب زید

س: اسمائے افعال، اسمائے اصوات، اسمائے مرکبات کی تعریف کریں
ج: اسمائے افعال:- ھو کل اسم بمعنی الامر والماضی او کان علی وزن فعال بمعنی الامر ترجمہ: ہر وہ اسم جو امر یا ماضی کے معنی میں ہو یا فعال کے وزن پر ہو امر کے معنی میں
اسمائے اصوات:- کل لفظ حکی بہ صوت یہ ایھا کم ترجمہ
ہر وہ لفظ جسکے ساتھ حکایت کی جائے آواز کو یا جسکے ساتھ آواز دی جائے جانوروں کو
اسمائے مرکبات:- کل اسم ترکب من کلمتین لیس بینھما نسبۃ

س: اسم کنایہ کی تعریف، حکم اور اسکے مابعد کا اعراب لکھیں
ج: اسم کنایہ:- ھی اسم تدل علی عدد مبھم او حدیث مبھم
وہ اسم جو دلالت کرے مبھم عدد یا مبھم بات پر

کم کی دو قسمیں ہیں ۱ استفہامیہ ۲ خبریہ

کم استفہامیہ کا ما بعد منصوب ہو گا تمیز ہونے کی وجہ سے

کم رجلاً عندک

کم خبریہ کا ما بعد مفرد مجرور ہو گا :- کم مال انفقتہ یا جمع مجرور ہوگا کم رجال لقیتہ اور یہ کثرت کا معنی دے گا

کم کا اعراب :- کم پر رفع نصب جر تینوں آئیں گے

منصوب اس وقت ہو گا جب اسکے بعد کوئی فعل ہو اور وہ اپنی ضمیر کی وجہ سے اس پر اعتراض نہ کرے :- کم رجلاً ضربتہ اس صورت میں مفعول بہ بنے گا یا مفعول مطلق بنے گا :- کم ضربت ضربتہ یا یا مفعول فیہ بنے گا :- کم یوم صمت

مجرور اس وقت ہو گا جب اس سے پہلے حرف جر یا مضاف ہو جیسے :- بکم رجلاً مررت

مرفوع اس وقت ہو گا جب دونوں صورتیں نہ ہو تو مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو گا جبکہ ظرف نہ ہو جیسے کم رجلاً اخوک اور اگر ظرف ہو تو خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو گا : کم یوم سفرک

س ظروف مبنیہ کی اقسام ، اور اسکا استعمال بیان کریں

ج ظروف کی کئی اقسام ہیں ان میں بعض وہ ہیں جن سے اضافت کو ختم کیا گیا ہو (اس سے مضاف کو حذف کیا گیا ہو) جیسے قبلُ ، بعدُ ، فوقُ ، تحتُ

انکا یہ اعراب اس وقت ہے جب یہ متکلم کے ذہن کے منوی ہوں اور اگر السانہ ہو یعنی متکلم کے ذہن سے نکل گیا منسیا ہو

یا پھر مضاف الیہ کو ذکر کیا گیا ہو تو یہ معرب ہوں گے انکو غایات بھی کہا جاتا ہے

ان ظروف میں سے (حیث) بھی ہے یہ مبنی اس لیے ہے کیونکہ اسکو غایات (قبل وغیرہ) کے ساتھ مشابہت حاصل ہے کہ جس طرح وہ مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں ایسے ہی حیث بھی جملے کی طرح مضاف ہوتا ہے جیسے (سنستدرجهم من حیث لا یعلمون)

ان ظروف میں سے ایک (اذا) ہے جو مستقبل کیلئے بھی آتا ہے اور اگر ماضی پر آجائے تو مستقبل بنا دیتا ہے جیسے :- (اذا جاء نصر اللہ والفتح) اور اس میں شرط کا معنی بھی ہوتا ہے اور اور اسکے بعد جملہ فعلیہ ہونا بہتر اور جملہ اسمیہ لانا جائز ہے جیسے (اٰتیک اذا طلعت الشمس) اور (اٰتیک اذا الشمس طالعة)

اور کبھی اذا مفاجات کیلئے بھی آتا ہے تو اس وقت اسکے بعد مبتداء ہونا بہتر ہے جیسے (خرجت واذا السبع واقف)

اور ان ظروف میں سے (اذ) بھی ہے یہ ماضی کیلئے آتا ہے اسکے بعد دو جملے ہوتے ہیں ایک اسمیہ دوسرا فعلیہ جیسے (جئتک اذا طلعت الشمس) اور (اذ الشمس طالعة)

ان ظروف میں سے (این اور انّی) بھی ہیں جو کہ مکان کیلئے آتے ہیں یا تو استفہام کے معنی میں جیسے (این تجلس اجلس) (انّی تقم اقم)

ان ظروف میں سے (متی) بھی ہے جو کہ زمانے کیلئے آتا ہے یا شرط کے معنی میں یا استفہام کے معنی میں جیسے

(متی تصم الصوم) اور (متی تسافر)

ان ظروف میں سے (کیف) جو کہ حالت کے بارے میں سوال کرنے کیلئے آتا ہے جیسے (کیف انت)

ان ظروف میں سے (ایّان) بھی ہے جو کہ زمانہ کے بارے میں سوال کرنے کیلئے آتا ہے جیسے :- (ایّان یوم الدین)

ان ظروف میں سے (مذ اور منذ) بھی ہے جو کہ مدت کے شروع ہونے کا معنی دیتے ہیں جبکہ متی کا جواب بننے کی صلاحیت رکھے جیسے :- (ما رأیتہ مذ او منذ یوم الجمعۃ)

یا پھر پوری مدت کا معنی دیتے ہیں اگر یہ کم کا جواب بننے کی صلاحیت رکھے جیسے :- (ما رأیتہ مذ او منذ یومان)

اسلئے جواب میں جو کہے (کم مدۃ ما رأیت زیداً)

ان ظروف میں سے (لدیٰ) لدن) بھی ہیں جو کہ عند کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے (المال لدیک)

مگر عند اور لدی میں فرق یہ ہے کہ عند میں اس چیز کا حاضر ہونا شرط نہیں ہے اور لدی میں حاضر ہونا شرط ہے

ان ظروف مبنیہ میں سے (قطُّ) جو ماضی منفی کیلئے آتا ہے جیسے (ما رأیتہ قطُّ)

ان ظروف مبنیہ میں سے (عوض) بھی ہے جو کہ مستقبل منفی کیلئے آتا ہے جیسے (لا اضربہ عوض)

قاعدہ : ظروف کو جب جملے یا اذ کی طرف مضاف کیا جائے تو اسکو مبنی پر فتح پڑھنا جائز ہے جیسے یومئذٍ

خاتمہ

س: معرفہ کی تعریف، نکرہ کی تعریف کرتے ہوئے معرفہ کی اقسام بیان کریں نیز اعرف المعارف بھی بیان کریں

ج: (المعرفة اسم وضع لشئ معین)
وہ اسم جسکو وضع کیا گیا ہو معین چیز کیلئے
(والنكرة ما وضع لشئ غير معين)
وہ اسم جسکو وضع کیا گیا ہو غیر معین چیز کیلئے

معرفہ کی اقسام:

معرفہ کی چھ قسمیں ہیں

1. اسم ضمیر 2. اسم علم 3. مبہمات (اسم اشارہ و اسم موصول)
4. معرف باللام 5. معرف بالنداء 6. معرف بالاضافہ

علم: ہر وہ اسم جسے وضع کیا گیا ہو کسی معین شئ کیلئے اور اسکے غیر کو شامل نہ ہو ایک ہی وضع کے ساتھ

اعرف المعارف:

سب سے پہلے ضمیر متکلم (انا، نحن)
پھر مخاطب: (انت) پھر غائب: (ھو)
پھر مبہمات: پھر معرف باللام: پھر معرف بالنداء
پھر مضاف مضاف الیہ کی قوت میں ہوتا ہے

س: اسم عدد کی تعریف، اصل اعداد کتنے ہیں، نیز اسماء اعداد کی تمیز کا اعراب بیان کریں

ج: (ما وضع ليدل على كمية احاد الاشياء) جسکو وضع کیا گیا ہو اشیاء کی کمیت پر دلالت کرنے کیلئے

اصل اعداد (12) ہیں
واحد سے عشرۃ تک مِائَۃٌ اور اَلفٌ

واحد اور اثنان کی کوئی تمیز نہیں اسکے علاوہ دیگر میں ممیز کا ہونا ضروری ہے تین سے دس تک تمیز جمع مکسور ہوتی ہے ثلاثۃ رجال: اور احد عشر سے تسعۃ وتسعین تک کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے مِائَۃُ رَجُلٍ

س مذکر و موءنث کی تعریف کرتے ہوئے علامت تانیث اور موءنث کی اقسام بیان کریں

ج فالمؤنث ما فیہ علامۃ التانیث لفظاً او تقدیراً
تو موءنث جس میں علامت تانیث ہو لفظاً یا تقدیراً
اور مذکر جس میں علامت تانیث نہ ہو یعنی موءنث کے خلاف

موءنث کی علامات:

تانیث کی تین علامتیں ہیں

1. ۃ کا ہونا: طلحۃ 2. الف مکسورہ: حبلیٰ

3: الف ممدودہ: حمراءُ

موءنث کی دو قسمیں ہیں موءنث حقیقی، موءنث لفظی

موءنث حقیقی: وہ جسکے مقابلے میں نرجاندار ہو: عائشہ

موءنث لفظی: وہ جسکے مقابلے میں نرجاندار نہ ہو: ظُلْمَۃٌ

س — تانیث کی تعریف بیان کریں پھر چار قواعد بیان کریں

ج — (وہ مونث جس میں علامت تانیث ہو لفظاً یا تقدیراً")

قواعد: جب وہ اسم صحیح ہو تو اسکے بنانے کا طریقہ وہی ہے جو تعریف میں ذکر ہوا اور اگر وہ اسم مکسورہ ہو تو الف لکھیں گے کہ اسکا الف واؤ سے بدلا ہوا ہے وہ اسم ثلاثی ہے تو اسکو اصل کی طرف لوٹا دیں گے جیسے عصا سے عصوان اور یاء سے بدلا ہوا ہو پھر واؤ سے بدلا ہو تو لیکن ثلاثی ہے زیادہ ہو یا پھر کسی حرف سے بدلا ہوا نہ ہو تو اسے یاء سے بدلا جائے گا جیسے رحی رحیان اور اگر الف ممدودہ ہو تو اگر اسکا ہمزہ اصلی ہے تو باقی رہے گا جیسے قُرّاءٌ سے قُرّاءَانِ اور اگر تانیث کیلئے ہو تو اسے واؤ سے بدلا جائے گا جیسے حمراءُ سے حمراوانِ اور اگر اصلی واؤ یا یاء پھر اسکو ہمزہ واؤ سے بدلا ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں ہمزہ پڑھنا اور واؤ پڑھنا کسوان جیسے کساءَانِ

قاعدہ: جب تثنیہ کی اضافت تثنیہ کی طرف کی جائے تو ان میں سے پہلے کو جمع کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا جائے گا جیسے

(فقد صغت قلوبکما)